مؤذن کی امامت

اذان اور تکبیر کہنے والے کی امامت درست ہے:

سوال: جو شخص اذان و تکبیر کہے، اگر وہی جماعت کرادے تو آیا نماز درست ہے کہ نہیں؟

الجواب

درست ہے۔(۱)(آپ کے مسائل اور ان کا حل:۳/۴۴۵-۴۳۶)

مؤذن کی امامت:

سوال: مؤذن کی امامت جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

حنفیہ تو مؤذن کا امام ہونا افضل لکھتے ہیں۔

درمختار میں ہے:"**الأفضل كون الإمام هو المؤذن**".(۲)

دوسری جگہ باب الامامت میں ہے:

"**وقول عمر رضى الله عنه:"لولا الخلافة لأذنت:أى مع الإمامة،إذ الجمع أفضل**".(۳)فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳/۱۱۰)

اذان و امامت ایک شخص انجام دے سکتا ہے:

سوال: اذان اور امامت اگر ایک ہی شخص کرے تو جائز ہے، یا نہیں؟

---

(۱) وجاء أنس بن مالك إلى مسجد قد صُلِّيَ فيه،فأذن وأقام،وصلى جماعة.(صحيح البخارى: ۱/۸۹، باب:فضل صلاة الجماعة)(كتاب الأذان،رقم الحديث: ٦٤٥،انيس)

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار،باب الأذان: ۱/۳۷۲،ظفير

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار،باب الإمامة: ۱/۵۱۵،ظفير (عن قيس بن أبى حازم قال:قال عمر:لو كنت أطيق الأذان مع الخلافة لأذنت.(السنن الكبرىٰ للبيهقى،باب الترغيب فى الأذان (ح: ۲۰٤۱)انيس)

الجواب

ایک ہی شخص اذان کہے اور امامت کرے، یہ شریعت میں درست ہے؛ بلکہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۹۵/۳)

شخص واحد کا اذان وامامت انجام دینا کیسا ہے:

سوال: شخص واحد کا اذان واقامت علی الدوام کرانا مشروع ہے، یا مکروہ؟

الجواب

اس کو فقہا نے افضل لکھا ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

"الأفضل كون الإمام هو المؤذن" إلخ. (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۹۷/۳-۱۹۸)

خادم مسجد اور مؤذن کی امامت:

سوال: ایک پیش امام مستقل ہیں، وہی صفائی کی خدمت اور مؤذن کی خدمت بھی انجام دیتا ہے، مسجد کی صفائی غسل خانہ وغیرہ کی صفائی کی اجرت الگ لیتے ہیں تو کیا ایسے امام کے پیچھے جو مؤذن بھی ہو، نماز درست ہے؟

الجواب ـــــــــــ حامدًا ومصليًا

جائز ہے۔

"الأفضل كون الإمام هو المؤذن" إلخ. (الدر المختار: ۲۶۸/۱) (۳) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۳۴۹/۶)

---

(۱) والأفضل كون الإمام هو المؤذن، وفي الضياء أنه عليه الصلاة والسلام أذّن في سفر بنفسه وأقام وصلى الظهر، وقد حققناه في الخزائن. (الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأذان: ۳۷۲/۱، ظفير)

(عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراءكم. (سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة؟ رقم الحديث: ۵۹۰، ص: ۸۷، بيت الأفكار، انيس)

(فأذن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على راحلته وأقام أو أقام فتقدم على راحلته فصلى بهم يؤمي إيماءً يجعل السجود أخفض من الركوع. (جامع الترمذي، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الصلاة على الدابة في الطين والمطر، رقم الحديث: ۴۱۱، ص: ۸۹، بيت الأفكار، انيس)

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار، باب الأذان: ۳۷۲/۱، ظفير

(۳) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الأذان: ۴۰۱/۱، سعيد

أن الأفضل كون الإمام هو المؤذن، وهذا مذهبنا، وعليه كان أبو حنيفة رحمه الله تعالى عليه". (البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب الأذان: ۴۴۳/۱، رشيدية)